کمسن

اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی

12-December-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: **قیامت کے روز اللہ پاک کے عَرْش کے سِوا کوئی سایہ نہ ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عَرْش کے سائے میں ہوں گے: (۱)...وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲)... میری سنّت زندہ کرنے والا (۳)... مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھنے والا۔**(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

1...البدور السافرۃ، باب الاعمال الموجبۃ لظل العرش...الخ، ص ۹۳.

2...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ ربیع الآخر جاری وساری ہے، اس مہینے کو پیرِ پیراں، میرِ میراں، شاہِ جیلاں حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے نسبت ہے، ابھی ان کی بڑی گیارہویں شریف گزری ہے، اس میں شک نہیں کہ حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مادرزاد یعنی پیدائشی ولیُّ اللہ تھے۔ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادت کے وقت جو حیرت انگیز واقعات ہوئے وہ بڑے مشہور ہیں۔

غوث پاک مادر زاد ولی

ایک بات یہ کہ جس رات حضرتِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وِلادت ہوئی، اُس رات جِیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں بچہ پیدا ہوا، اُن سب کو اللہ کریم نے لڑکا ہی عطا فرمایا اور ہر نو مَولُود لڑکا اللہ پاک کا ولی بنا۔ (منے کی لاش، ص ۵)

حضرت سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجِدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الْخَیْر فاطمہ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہَا فرمایا کرتی تھیں: جب میرا بیٹا عبدُالقادِر پیدا ہوا تو وہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وَقْت میرا دُودھ نہیں پیتا تھا، اگلے سال رَمَضان کا چاند غُبار کی وَجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دَرْیافْت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ "میرے بچے نے دُودھ نہیں پیا۔" پھر مَعْلُوم ہوا کہ آج رَمَضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مَشْہُور ہوگئی کہ سَیِّدوں میں ایک بچّہ پیدا ہوا ہے جو رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔ (بهجة الاسرار، ذکرنسبه وصفته، ص ۱۷۲)

آپ کی بعض کرامات تو ماں کے پیٹ سے بھی ظاہر ہوئیں جیسا کہ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب چھینک آتی اور اس پر وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتیں، تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پیٹ ہی میں جواباً "یَرْحَمُكَ اللّٰہ" کہتے، اسی طرح جس وقت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دُنیا میں جلْوہ گر ہوئے، اُس وَقْت ہونٹ آہستہ آہستہ حَرَکت کر رہے تھے اور اللہ پاک کی آواز آرہی تھی۔ (منے کی لاش، ص ۴۔۵ ملتقطاً)

اَمیرِ اہلسنّت، حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شان میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

رونقِ کل اولیا یاغوثِ اعظم دَسْت گیر
پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اعظم دَسْت گیر
آپ ہیں پیروں کے پیراورآپ ہیں روشن ضمیر
آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اعظم دَسْت گیر
پیدا ہوتے ہی رکھے رَمضاں میں روزے، دن میں دودھ

کا نہ اک قطرہ پیا یا غوثِ اعظم دَسْت گیر

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۵۴۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پیروں کے پیر، روشن ضمیر، پیرِ دَسْت گِیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے علاوہ اور بھی ایسے کئی بزرگانِ دین ہیں جو پیدائشی طور پر اللہ پاک کے ولی تھے، آج ہم ان میں سے کچھ کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ سب سے پہلے اس کمسن ولیہ کا تذکرہ سنتی ہیں جس کا ذکر اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے۔

حضرت بی بی مریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کا تذکرہ

یہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ حضرت بی بی مریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا ہیں۔ بی بی مریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے والد کا نام حضرت عمران رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور والدہ کا نام حضرت بی بی حَنَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا ہے۔ بی بی مریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے والد حضرت عمران رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے نبی حضرت زکریّا عَلَیْہِ السَّلَام کے ہم زلف تھے، یعنی حضرت عمران کی زوجہ محترمہ اور حضرت سیّدنا زکریّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ محترمہ دونوں بہنیں تھیں۔ حضرت عمران اور حضرت حَنَّہ کی شادی کو ایک عرصہ ہو گیا تھا، لیکن اولاد کی نعمت انہیں حاصل نہیں ہوئی تھی۔ وقت گزرتا رہا اور اب یہ عمر کے اس حصے کو پہنچ چکے تھے جس میں عام طور پر اولاد ہونے کی امید ختم ہو جاتی ہے لیکن یہ ناامید نہیں تھے، ایک دن حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کسی دَرَخْت کے سائے تلے بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک پرندے پر نظر پڑی جو اپنے بچوں کو دانہ کِھلا رہا تھا۔ اس سے آپ کے دل میں اولاد کا شوق اور بڑھ گیا، تب آپ نے نذر مانی کہ اگر اللہ کریم مجھے اولاد

عطا فرمائے گا تو اسے میں بیت المقدس کے لیے وقف کر دوں گی۔[1] اس دور میں بیت المقدس کی خدمت کے لیے لڑکے وَقف کئے جاتے تھے، لڑکیاں وقف نہیں کی جاتی تھیں۔ یہ بچے بالغ ہونے تک وہاں کی خدمت کرتے، بالغ ہونے کے بعد وہ چاہتے تو اسی طرح رہتے اور اگر چاہتے تو دنیا کے کام کاج میں مشغول ہو جاتے تھے۔[2] شب وروز گزرتے رہے پھر ایک دن وہ پُر مَسَرَّت گھڑی بھی آ پہنچی جب حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے ہاں بیٹی کی وِلادت ہوئی، یہ ان کے لیے بڑی خوشی کا موقع تھا مگر چونکہ بیٹے کی امید پر یہ اسے بَیْتُ المقدس کی خدمت کے لیے وَقْف کرنے کی نذر مان چکی تھیں اور اب خِلافِ اُمّید لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کے باعِث نذر پوری ہونا بَظاہِر ناممکن ہو گیا تھا، حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے اس بچی کا نام رکھا اور چونکہ آپ اسے بَیْتُ المقدس میں رکھنے کی نِیَّت کر چکی تھیں اس لیے اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر بَیْتُ المقدس کی طرف چل دیں۔ بَیْتُ المقدس میں اس وقت چار ہزار خُدَّام رہتے تھے اور ان کے سردار ستائیس (27) یا ستر (70) تھے۔ جن کے امیر حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تھے۔[3] حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا اپنی بیٹی کو لے کر جب یہاں پہنچیں تو اسے یہاں کے عُلَماء کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا: یہ میری بیٹی ہے جسے میں نے (اللہ پاک کی عِبادت اور بَیْتُ المقدس کی خدمت کے لیے) آزاد (یعنی وَقْف) کر دیا ہے۔ اگرچہ لڑکیاں اس خدمت کی صلاحیت نہیں رکھتیں مگر (چونکہ میں اسے وَقْف کر چکی ہوں اس لیے) میں اسے لوٹا کر گھر بھی نہیں لے جاسکتی لہٰذا آپ حضرات میری یہ نذر قبول فرمالیجئے۔[4] ان

1...تفسیر الخازن، پ٣، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ٣٥، ١/٢٤٠، ملتقطًا.

2... تفسیرِ نعیمی، پ٣، آلِ عمران، تحت الآیہ:٣٥، ٣/٣٧١۔تفسیر الخازن، پ٣، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ٣٥، ١/٢٣٩، بتغیر.

3... تفسیر نعیمی، پ٣، آلِ عمران، تحت الآیہ:٣٧، ٣/٣٨١، بتغیر قلیل۔

4...الدر المنثور، پ٣، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ٣٦، ٢/١٨٣.

علماءِ کرام نے اس بچی کی پرورش کو اپنے لیے عزت و وقار کا سبب جانا اور ہر ایک اس کے لیے اپنی خدمات پیش کرنے لگا۔ بالآخر اس پاک باز بچی کی پرورش کا ذمہ حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ملا جو اُن عُلَما کے سردار اور بچی کے خالو تھے۔[5]

آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے بَیْتُ المقدس میں فرشِ مسجد سے قدرے بلند ایک کمرہ بنایا اور وہاں اس بچی کو رکھا یہاں سِوائے آپ کے اور کوئی نہ جاتا تھا۔ کھانے پینے وغیرہ کا سامانِ ضرورت بھی آپ ہی لے کر جاتے[6] اور واپسی پر تمام دروازے بند کر کے تالا لگا آتے۔[7] آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب کھانے پینے کا سامان لے کر وہاں پہنچتے تو اس بچی کے پاس بے موسم کے پھل دیکھتے۔ یعنی گرمی کے پھل سردی میں اور سردی کے پھل گرمی میں پاتے۔[8] ایک مرتبہ حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے مُخَاطَب کر کے پھلوں کے بارے میں پوچھا کہ

اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ (پ۳، آل عمران:۳۷) تَرْجَمۂ کنزالایمان: یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟

بچپن کی اس ننھی سی عمر شریف میں اس بچی نے کیسا ایمان افروز جواب دیا... کہنے لگیں:

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ (پ۳، آل عمران:۳۷) تَرْجَمۂ کنزالایمان: وہ اللہ کے پاس سے ہے، بیشک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

5…تفسیر نعیمی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیہ:۳۷، ۳/۳۸۱، بتغیر۔تفسیر الخازن، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۳۷، ۱/۲۴۱، مختصرًا۔تفسیر الجلالین مع حاشیۃ الصاوی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۳۷، ۱/۲۳۱، مختصرًا۔

6…جلالین مع الصاوی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۳۷، ۱/۲۳۱۔

7…روح المعانی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۳۷، ۳/۱۸۶، بتغیر قلیل۔

8…جلالین مع الصاوی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۳۷، ۱/۲۳۱۔

حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا

حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جب بچی کی یہ کرامت دیکھی کہ ان کے پاس بے موسم جنَّتی پھل آتے ہیں اور ان کا وہ جواب سنا تو آپ کے دل میں فرزند کا شوق پیدا ہوا[1] اس وقت آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آپ کی زوجہ محترمہ دونوں عمر رسیدہ ہو چکے تھے اور اس عمر میں عام طور پر اولاد نہیں ہوا کرتی، لیکن آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یقین کر لیا کہ جو ربّ اس بچی کو بے موسم میوے دینے پر قادِر ہے اور جو خدمتِ بَیْتُ المقدس کے لیے بجائے لڑکے کے لڑکی اور بجائے جَوَان کے بچی کو قبول فرمالیتا ہے اور جو اس بچی کو بچپن میں بولنے کی طاقت دیتا ہے اور جو بغیر گمان رِزْق دینے پر قادِر ہے وہ مجھ جیسی عمر والے کو میری بانجھ (یعنی بچے سے ناامید) بیوی سے اولاد بخشنے پر بھی قادِر ہے، چنانچہ اسی وَقْت اور اسی جگہ جہاں اس بچی سے یہ گفتگو ہوئی تھی، انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی۔ عرض کیا کہ اے مولیٰ! مجھے اس بڑھاپے میں خاص اپنی طرف سے ایک پاک وستھرا بیٹا عطا فرما، تُو دعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے۔ جب تُو نے حَنَّہ کی دعا قبول کی تو میری دعا کو بھی ضرور قبول فرمائے گا۔[2] قرآنِ کریم میں ان کے اس جگہ دعا کرنے کا ذِکْر موجود ہے، چنانچہ پارہ تین، سورۂ آلِ عمران، آیت نمبر 38 میں ارشاد ہوتا ہے:

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾

(پ ۳، آل عمران: ۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: یہاں پکارا زَکَرِیَّا اپنے ربّ کو بولا اے ربّ میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد، بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا۔

---

1 ...المرجع السابق، تحت الآیۃ: ۳۸، ۳/ ۳۹۰، بتغیر قلیل۔

2 ...المرجع السابق، ۳/ ۳۹۰، بتغیر قلیل وملتقطاً۔

اللہ پاک نے ان کی دُعا کو بھی شَرَفِ قبولیت بخشا اور کچھ عرصے بعد ان کے ہاں ایک نیک و صالِح فرزند کی وِلادت ہوئی جس کا نام "یحییٰ" رکھا گیا۔ حضرت زَکَرِیّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح ان کے فرزند حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی منصبِ نبوت پر فائز ہوئے۔

جبکہ حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو اللہ کریم نے بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی صورت میں فرزند عطا فرمایا۔ اللہ رَبُّ الْعِزّت کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حِساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت مریم کے واقعے سے ملنے والے نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے اس واقعے میں ہمارے لیے کئی درس موجود ہیں۔ ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ جو اللہ پاک کی رحمت سے امید رکھے اس کی امید پوری ہوتی ہے۔ جب بھی امید کے ساتھ ربِّ کریم کی بارگاہ میں خلوصِ نیت اور صِدقِ دل سے دعا کی جائے وہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے، غور کیجئے! جب حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی والدہ حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تو باوجود بڑھاپے کے، باوجود ایسی عمر کے کہ جس میں اولاد نہیں ہوتی اللہ پاک نے انہیں ایسی بیٹی عطا فرمائی جو جو مادر زاد ولیّہ تھیں۔ اور ان کا حال یہ ہوا کہ دودھ پینے کی عمر میں ان سے کرامات کا اظہار ہونے لگا۔

اس آیت سے اور بھی کئی درس ملتے ہیں، جن کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے مشہور مفسرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (یہاں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ) کچھ لوگوں کا اپنے

آپ کو دین کے لیے خالِص کر دینا ضروری ہے اگر سب لوگ دنیا میں مشغول ہو جائیں تو دین کیسے قائم رہے۔ کاش! مسلمان اس سے عبرت پکڑیں اور اپنی بعض اولاد کو خدمتِ دین کے لیے وَقْف کر دیں جنہیں بچپن سے اس کے لیے تیار کریں، مگر افسوس کہ اب مسلمان کی نظر روٹی پر رہ گئی، مگر یاد رکھو کہ تمہاری عزت دین سے ہے اور دین کا باقی رہنا عُلَماء اور صالحین سے ہے، اگر اپنی بقا چاہتے ہو تو اپنی جماعت میں ایسے لوگ زیادہ بناؤ۔ ربِّ کریم فرماتا ہے:[1]

فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىٕفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ " (پ۱۱،التوبہ:۱۲۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

بزرگوں کی دعا کی برکتیں

حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اور نکتے کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ بزرگوں کی دعا سے ربِّ کریم اپنے قانون بدل دیتا ہے، ☆ دیکھو! ربّ نے حضرت حَنَّہ کی دعا سے اس زمانہ کا شرعی قانون بدل دیا، ☆ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواہش سے بَیْتُ المَقدِس کے قبلہ ہونے کا قانون تبدیل کر دیا، ☆ حضرت ابراھیم وزکریّا عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا سے بانجھ بوڑھی عورتوں کو اولاد بخشی یہ بھی قانونِ وِلادت کے خِلَاف ہے، ☆ (حضرت) عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا سے آسمان سے روٹی و مچھلی کا دسترخوان آیا حالانکہ آسمان سے پانی آنے کا قانون ہے وہاں سے روٹی آنے کا قانون نہیں، ☆ حضرت حِزْقِیل وعُزَیر عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا سے مرے ہوؤں

1... تفسیر نعیمی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۳۶، ۳/۳۷۵.

کو زندہ فرمایا صدیوں کے بعد حالانکہ قیامت سے پہلے مردہ زندہ ہونا خِلافِ قانون ہے۔ معلوم ہوا:

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں [2]

مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اور نکتہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نُزُولِ رحمت کے وَقْت دُعا مانگنا سنّتِ انبیاء ہے۔ دیکھو! حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت مریم (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا) کے پاس بے موسم پھل دیکھ کر دُعا کی۔ حدیث شریف میں ہے کہ بارش کے وَقْت دعا مانگو کہ یہ نُزُولِ رحمت کا وَقْت ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ بابا فرید الدین گنج شکر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم کمسنی میں مرتبۂ ولایت پر فائز ہونے والے اللہ پاک کے نیک بندوں کے بارے میں سن رہی تھیں۔ ان میں سے ایک شیخ الاسلام، حضرت بابا فرید الدین مسعود گنجِ شکر چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

حضرت بابا فرید گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نیک گھرانے میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والدِ گرامی قاضی سلیمان عالمِ دین تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدہ نیک نمازی اور تہجُّد گزار ہونے کے ساتھ ساتھ ولیہ بھی تھیں۔[4] ایک دفعہ اُنتیس شعبان کو آسمان پر بادل تھا۔ لوگ ایک اَبدال کے پاس گئے جو اُسی قصبہ میں رہتے تھے۔ جب ان سے رمضان کے روزے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آج رات

2...المرجع السابق.

3...المرجع السابق، تحت الآیۃ:۳۸، ۳/۳۹۱۔

4...انوار الفرید، ص ۴۳، حیاتِ گنج شکر، ص ۲۵۳ وغیرہ

قاضی سلیمان کے ہاں ایک لڑکے کی ولادت ہو گی جو قطبِ وقت ہو گا۔ اگر وہ بچہ کل دودھ نہ پیئے تو تم روزہ رکھ لینا ورنہ نہیں۔ چنانچہ اسی رات قاضی سلیمان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے ہاں نیک بخت لڑکے کی ولادت ہوئی اور اس نے اگلے روز دودھ نہ پیا اور روزہ رکھا۔ اسے دیکھ کر لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔ یہ بچہ کوئی اور نہیں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ تھے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! ہمارے بزرگانِ دین کا بچپن ہی ایسا تھا کہ چاند نظر نہ آتا تو ان کے معمولات دیکھ کر روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا فیصلہ کیا جاتا تھا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ان بزرگوں کی نیک سیرت کو اپنائیں، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی خود میں نماز روزے کی الفت پیدا کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنی ساری زندگی فرائض و واجبات کی پابندی کریں، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی خود میں عبادت کا ذوق و شوق پیدا کریں۔ ہمیں چاہیے کہ عشق و مستی میں ڈوب کر عبادت کرنے والے بنیں۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی عبادتوں میں خشوع و خضوع پیدا کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی علمِ دین سیکھنے والے بنیں۔ ہمارے بزرگانِ دین بھی علم کے شیدائی تھے۔ جیسا کہ منقول ہے،

شرفِ بیعت کا واقعہ

دورانِ طالب علمی حضرت بابا فرید گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجد میں تشریف لے جاتے اور قبلہ رُخ بیٹھ کر اپنے اَسباق یاد کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سُلطانُ المشائخ حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ملتان میں جلوہ گر ہوئے اور اسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لائے۔ حضرت بابا فرید گنجِ شکر رَحْمَۃُ

1 ... اقتباس الانوار، ص ۴۳۴، حیاتِ گنجِ شکر، ص ۲۵۵

اللہِ عَلَیْہ حَسبِ عادت مُطالَعہ میں مصروف تھے کہ ایک خوشگوار احساس نے آپ کو نظر اٹھانے پر مجبور کردیا۔ نظر اٹھنے کی دیر تھی کہ ایک ولی کامل کے روشن اور نورانی چہرے کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی ہونے لگیں چنانچہ بے ساختہ احترام میں کھڑے ہوئے اور قریب آکر دو زانو بیٹھ گئے۔ حضرت قُطبُ الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تحیۃ المسجد سے فارغ ہوکر دریافت فرمایا: کیا پڑھ رہے ہو؟ عرض کی: فقہ کی کتاب ”اَلنَّافِع“ ہے، فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کتاب سے نفع ہوگا؟ عرض کی: حضور! نفع تو آپ کی نظرِ کرم سے ہوگا۔ جواب سُن کر حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت خوش ہوئے اور شفقت فرماتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے مریدوں میں شامل فرمالیا۔ جب حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ملتان شریف سے واپس روانہ ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی پیچھے پیچھے چلنے لگے یہ دیکھ کر حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے خوب علمِ دین حاصل کرو پھر میرے پاس دہلی آنا کیونکہ بے علم زاہد (یعنی علم نہ رکھنے والا پرہیزگار) شیطان کا مسخرہ (کھلونا) ہوتا ہے۔[2]

علم حاصل کرنے کی برکتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! علمِ دین حاصل کرنا بہت بڑی سعادت اور افضل عبادت ہے۔ علم کی روشنی سے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے نجات ملتی ہے۔ علم ہی سے اللہ پاک کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔ علم کے بغیر عمل کرنے والے کے اَعمال اکثر اوقات بجائے دُرُستی اور ثواب کے خراب اور باعثِ عذاب بن جاتے ہیں۔ علمِ دِین سیکھنے کا ذہن بنانے کے لیے اِس پُرفتن دَور میں ”**مدنی چینل**“ بہت معاون و مددگار ہے، ☆**مدنی چینل** پر چلنے والے علمِ دِین سے مالامال مختلف سلسلے عِلمِ

2 ... سیر الاولیاء مترجم، ص ۱۲۱، خزینۃ الاصفیاء، ۲/ ۱۱۰ ملخصاً

دِین سیکھنے کا شوق پیدا کریں گے، **ہفتہ وار مدنی مذاکرہ** خود بھی پابندی سے دیکھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی دِکھائیں، اس سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔☆**ہر ہفتہ وار مدنی رِسالے** کے مطالعے کا معمول بنالیں، اس کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا☆**ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کے مطالعہ کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔ ☆دعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) کا وِزٹ کیجئے، سینکڑوں موضوعات پر **سُنّتوں بھرے بیانات** (آڈیو/ویڈیو)، **مدنی مذاکرے** دیکھنے سُننے، علمِ دِین سے مالامال **کتب و رسائل** کے مطالعے کی برکت سے **علمِ دِین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔

عِلمِ دِین کے فضائل کی تو کیا ہی بات ہے! مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 ص 618 پر لکھا ہے: ☆علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ☆ساری دنیا جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے ☆اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔☆یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے ☆یہی وہ چیز ہے جس سے دنیا و آخرت سُدھرتی ہے۔☆(اور علم سے) وہ علم مراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو ☆یہی وہ علم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں ☆یہی وہ علم ہے جو ذریعۂ نجات ہے ☆یہی وہ علم ہے جس کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں ☆اور یہی وہ علم ہے جس کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۶۱۸ بتغیر) **یاد رہے!** بعض علوم کا حاصل کرنا فرض ہے۔ جیسا کہ حضورِ اکرم، رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ" یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل العلماء...الخ ۱/۱۴۶، حدیث: ۲۲۴) اس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُروَّجہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضَروری دِینی علم مُراد ہے۔☆لہٰذا سب سے پہلے اسلامی عقائد کا سیکھنا فرض ہے۔☆اس کے

بعد نماز کے فرائض و شرائط و مُفسِدات (یعنی نماز کس طرح دُرُست ہوتی ہے اور کس طرح ٹُوٹ جاتی ہے) یہ سیکھنا فرض ہے۔ ☆پھر رَمضانُ المُبارَک کی تشریف آوری ہو تو جس پر روزے فرض ہوں اُس کیلئے روزوں کے ضَروری مسائل (سیکھنا فرض ہے)۔ ☆جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مسائل (سیکھنا فرض ہے۔) ☆اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔) ☆نکاح کرنا چاہے تو اس کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔) ☆(الغرض!) ہر مسلمان عاقِل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔ ☆اِسی طرح ہر ایک کے لئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ ☆اسی طرح باطِنی فرائض مثلاً عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہ اوران کو حاصِل کرنے کا طریقہ (یہ سیکھنا بھی فرض ہے۔) ☆باطِنی گناہ مَثَلًا تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد، بدگمانی، بُغض و کینہ، شُماتَت (یعنی کسی کی مصیبت پر خوش ہونا) وغیرہا اوران کا علاج سیکھنا (بھی) ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ☆مُہلِکات یعنی ہَلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ وعدہ خِلافی، جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان، بدنِگاہی، دھوکا، ایذائے مسلم وغیرہ وغیرہ تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں کے بارے میں ضَروری اَحکام سیکھنا بھی فرض ہے تاکہ اِن سے بچا جاسکے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۱۳۵ بتغیر) ان علوم کی مزید تفصیلات جاننے کے لیے امیر اہلسنّت کی تصنیف "**نیکی کی دعوت**" ص 135 کا مطالعہ اِنتہائی مُفید ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی **عِلمِ دِین** ایک لازوال دولت ہے، **علمِ دِین** انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث ہے، **علمِ دین** قُربتِ الٰہی کا راستہ ہے، **علمِ دین** ہدایت کا سرچشمہ ہے، **علمِ دِین** گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، **علمِ دین** خوفِ خدا کو بیدار کرنے کا نسخہ ہے، **علمِ دین** دنیا و آخرت کی عزّت پانے کا سبب ہے، **علمِ دِین** مُردہ دلوں کی حیات (Life) ہے، **علمِ دین** ایمان کا محافظ ہے، **علمِ دین** خلقِ خدا کی محبت پانے کا سبب ہے۔ اَلْغَرَض! **علمِ دین** بے شمار خوبیوں کا جامع ہے، **علمِ دین** میں دِین بھی ہے، **علمِ دین** میں

دنیا بھی ہے، **علمِ دین** میں سکون بھی ہے، **علمِ دین** میں اطمینان بھی ہے، **علمِ دین** میں لذّت بھی ہے، **علمِ دین** میں آرام بھی ہے، لہٰذا عقل مند وہی ہے جو **علمِ دین** کی طلب میں مشغول ہو کر دنیا کے ساتھ نجاتِ آخرت کی بہتری کا بھی سامان کر جائے۔ افسوس! ہمارے معاشرے کی اکثریت نہ تو خود عِلْمِ دِین سیکھنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھاتی ہے۔ اپنے ہونہار (لائق وذہین) بچوں کو دُنیاوی علوم وفنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر فرض علوم، قرآنِ کریم پڑھانے اور سُنّتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ یہ خواہش تو کی جاتی ہے کہ میرا بیٹا ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر اور کمپیوٹر پروگرامر بنے مگر اپنی اولاد کو عالمِ دین، مفتیِ اسلام اور شیخ الحدیث بنانے کی سوچ ختم ہوتی جارہی ہے۔ **اے کاش!** ہم اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھا کر اپنے لیے **صدقۂ جاریہ** چھوڑ کر جانے میں کامیاب ہو جائیں، **اے کاش!** ہماری یہ تمنا ہو کہ مرنے کے بعد میری اولاد میرے لیے **ایصالِ ثواب** کرے، **مگر یاد رکھئے!** یہ تمنّائیں جبھی پوری ہو سکیں گی جب ہماری اولاد **علمِ دِین کی لازوال دولت** سے مالا مال ہو گی۔ اللہ پاک ہمیں علمِ دین سیکھنے سکھانے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ بہاءُ الدّین مُلتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم بچپنے میں ہی تاجِ ولایت سجانے والے اولیائے کرام کے بارے میں سن رہی تھیں۔ ان میں سے ایک حضرت شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ بھی مادر زاد (پیدائشی) اولیائے کرام میں سے ہیں۔ بزرگی کے آثار تو وقتِ ولادت ہی سے ظاہر تھے۔ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن میں بھی رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہ

پیتے تھے۔[1] آپ کی علاماتِ ولایت بچپن ہی سے ظاہر ہونے لگی تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت وجیہہ الدین محمد غوث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ کے پاس تلاوتِ قرآنِ کریم کرتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ماں کا دودھ چھوڑ کر تلاوت کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ گویا قرآن سُن رہے ہوں۔[2] باوجود مادرزاد ولی ہونے کے سنِ شعور کو پہنچتے ہی حضرت بہاءُ الدین زکریّا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علمِ دین سیکھنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اللہ پاک کی عطا کردہ صلاحیتوں اور کریم استاد کی شفقتوں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 7 یا 12 سال کی عمر میں ہی مکمل قرآن پاک قرأتِ سبعہ کے ساتھ حفظ فرمالیا۔ پھر مقامی اساتذہ سے اکتسابِ علم کیا۔[3] حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی 12 سال کے تھے کہ والدِ گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کے چچا حضرت شیخ احمد غوث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سر پر والد ماجد کی دستار باندھی اور آباءواَجداد کی مَسنَد پر بٹھا کر خانقاہ کے سارے انتظامات آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سپرد کر دیے۔[4] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دل میں علمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے چچا جان کو سارے انتظامات سنبھالنے کی التجا کی اور خود علم دین حاصل کرنے کے لئے اجازت چاہی اور ان کی اجازت سے علمِ دین سیکھنے چلے گئے۔[5]

اولاد کی دینی تربیت کیجئے

---

1. ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۴۰، اللہ کے ولی، ص ۴۰۲ ملخصاً
2. ... تذکرہ اولیائے پاک و ہند، ص ۳۶، تذکرہ حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی، ص ۴۰، اللہ کے خاص بندے، ص ۵۴۰، اللہ کے ولی، ص ۴۰۳ ملخصاً
3. ... تذکرہ حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی، ص ۴۱، تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، ص ۱۴۲
4. ... تذکرہ حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی، ص ۴۱ ملخصاً، تذکرہ اولیائے پاک وہند، ص ۳۶ ملخصاً
5. ... اللہ کے ولی، ص ۴۰۳، ۴۰۴

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی اولاد کو علم دین حاصل کرنے کا ذہن دیں اور جو علم دین حاصل کرنے کا ذوق شوق رکھتے ہوں ان کی حوصلہ افزائی بھی کریں۔

یاد رکھئے! آپ کا پیارا بیٹا، آپ کے جگر کا ٹکڑا اور آپ کی آنکھوں کا تارا ہی سہی لیکن یہ مت بھولئے کہ وہ اللہ پاک کا بندہ، اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا اُمّتی اور اسلامی مُعاشَرے کا ایک فرد ہے۔ اگر آپ کی تربیَت اسے اللہ پاک کی دُرُست طریقے پر عبادت، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی سنّتیں اور اسلامی مُعاشَرے میں اس کی ذمّے داری نہ سکھا سکی تو اُسے اپنا اطاعت گزار فرزند دیکھنے کے سنہرے خواب بھی مت دیکھئے کیونکہ یہ اسلام ہی تو ہے جو ایک مسلمان کو اپنے والِدَین کی اطاعت اور ان کے حُقُوق کی بجا آوری کا درس دیتا ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ جب اَولاد کی تربیَت سے غفلت کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والِدَین ہر کسی کے سامنے اپنی اولاد کے بگڑنے کا رَونا روتے دکھائی دیتے ہیں، انہیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں خود ان کا اپنا ہی ہاتھ ہے۔ انہوں نے اپنے بچے کو ABC بولنا تو سکھایا مگر قراٰن پڑھنا نہ سکھایا، مغرِبی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے مگر رسولِ عَرَبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی سنّتیں نہ سکھائیں، جنرل نالج (معلوماتِ عامہ) کی اَہمّیَّت پر تو اس کے سامنے گھنٹوں لیکچر دیئے مگر فرض دینی عُلوم کے حُصُول کی رَغبت نہ دلائی، اس کے دل میں مال کی مَحبّت تو ڈالی مگر عشقِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی شَمع نہ جلائی، اسے دُنیَوی ناکامیوں کا خوف تو دلایا مگر قبر و حَشر کے امتحان کی ناکامی کے بھیانک نتائج سے نہ ڈرایا، اسے ”ہیلو! ہاؤ آر یُو!“ کہنا تو سکھایا مگر سلام کرنے کا صحیح طریقہ نہ بتایا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ایک زبردست نعمت ہے۔ قرآن و احادیث اور اقوالِ بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کی روشنی میں اولاد کی تربیَت کا طریقہ جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی 188 صَفحات پر مشتمل کتاب، ”تربیتِ اولاد“ کا ضَرور

مُطالَعہ کیجئے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مہمان نوازی کے چند نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "قبر کا امتحان" سے مہمان نوازی کے متعلق چند نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: (1) ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک اور قِیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ وہ مہمان کا احترام کرے۔ (بُخاری، ۴/۱۰۵، حدیث: ۶۰۱۸) حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: مِہمان کا اِحترام یہ ہے کہ اس سے خندہ پیشانی سے ملے اس کے لئے کھانے اور دوسری خدمات کا اِنتِظام کرے حتَّی الامکان اپنے ہاتھ سے اس کی خدمت کرے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۵۲) (2) ارشاد فرمایا: جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رِزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحِبِ خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔ (کَنْزُ الْعُمّال، ۹/۱۰۷، حدیث: ۲۵۸۳۱) ☆جب آپ کسی کے پاس بطورِ مہمان جائیں تو مُناسب ہے کہ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ حسبِ حیثیت میزبان یا اُس کے بچّوں کے لئے تحفے لیتے جایئے۔ ☆صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (۱) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے (۲) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو، (۳) بِغیر

---

1 ... نیکی کی دعوت، ص ۵۴۶ ملخصًا

www.dawateislami.net

اجازتِ صاحِبِ خانہ (یعنی میزبان سے اجازت لئے بِغیر)وہاں سے نہ اُٹھے اور(۴)جب وہاں سے جائے تو اس کے لئے دُعا کرے۔ (عالمگیری، ۳۴۴/۵)☆گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعاملات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مثلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجُود مِہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کرے تو گناہ ہوگا، اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ"آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟" کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجُود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مِہمان کو کہنا پڑجائے کہ" میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے۔ میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ"اور کھاؤ"مگر اس پر اِصرار نہ کرے، کہ کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لئے نقصان دہ ہو۔(عالمگیری، ۳۴۴/۵)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد